روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61
سوموار 25 فروری 2002ء 12 ذوالحج 1422 ہجری - 25 تبلیغ 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 44

آخر موت ہے

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قریباً ایک ماہ قبل فرمایا کہ کوئی بھی ذی روح جو آج سانس لے رہا ہے سو سال بعد وہ زندہ نہیں ہوگا - اس پر موت آجائے گی -

(صحیح مسلم - کتاب فضائل الصحابه باب لاياتي مأة سنه حديث نمبر 4607)

57 سال تک خدمت کی توفیق پانے والے جماعت احمدیہ کے مخلص اور فدائی بزرگ

محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ وفات پاگئے

آپ ایڈیشنل ناظر اعلیٰ، امام بیت الفضل لندن، پرائیویٹ سیکرٹری اور ناظر امور عامہ کے عہدوں پر بھی فائز رہے -

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ 57 سال تک بھرپور خدمات سرانجام دینے والے مخلص اور فدائی خادم سلسلہ، صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب مورخہ 19 فروری 2002ء بروز منگل شام 5 بجے اپنی اقامت گاہ دارالصدر شمالی ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے - آپ کی عمر 83 سال تھی -

اگلے دن مورخہ 20 فروری بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی - نماز جنازہ کے بعد احاطہ بیت المبارک میں احباب نے لائن بنا کر محترم چوہدری صاحب کا آخری دیدار کیا جس کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا - تدفین قطعہ خاص میں عمل میں آئی - قبر تیار ہونے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کرائی -

محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب ان خوش نصیب خدام دین میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں جماعت احمدیہ کی اہم جماعتی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی -

ابتدائی و خاندانی حالات

محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب 20 اپریل 1919ء کو چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے - آپ کے والد صاحب کا نام محترم چوہدری شیر محمد صاحب تھا آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے والد صاحب کو خلافت ثانیہ کے ابتداء میں قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی - اس دور میں مرکز احمدیت قادیان سے احباب جماعت کی تربیت اور دعوت الی اللہ کی غرض سے آپ کے گاؤں میں جب احمدی علماء کرام تشریف لایا کرتے تھے تو آپ کے والد صاحب ان کی مہمان نوازی کرتے اور اپنے گھر ٹھہراتے ایک مرتبہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب آپ کے گاؤں میں 10 دن تک قیام فرما رہے -

تعلیم اور ملازمت

آپ نے اپنے چک کے قریبی چک نمبر 34 جنوبی ضلع سرگودھا میں مڈل تک تعلیم حاصل کی اور نویں جماعت میں قادیان میں داخلہ لیا - اس دوران محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات ہوگئی تو آپ کو دوبارہ گاؤں بلا لیا گیا - اور لالیاں کے ہوسٹل میں قیام کر کے یہاں سے ہی میٹرک کا امتحان پاس کیا - بہاولپور گورنمنٹ کالج سے ایف اے پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے 1939ء میں بی اے کا امتحان پاس کیا - آپ نے اپنی ملازمت کا آغاز سیالکوٹ سے کیا اور اپنے ننھیال کے پاس نارووال کے قریبی گاؤں دھرگ میانا میں رہائش اختیار کی - آپ کو دفتر ڈسٹرکٹ سیالکوٹ میں ملازمت مل گئی، یہاں 3-4 ماہ تک کام کیا اور پھر دہلی میں ملازم ہوگئے -

وقف زندگی

1944ء میں آپ کو زندگی وقف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو حضرت صوفی غلام صاحب (ماریشس والے) کے پاس بغرض تعلیم و تربیت بھجوانا شروع کیا - آپ وہاں دینی مسائل اور ماریشس کے ایمان افروز واقعات سنتے اور مستفید ہوتے -

خدمات سلسلہ

آپ کی پہلی تقرری 14 جنوری 1946ء کو لندن مشن میں بطور امام بیت الفضل ہوئی تین سال تک وہاں کامیاب خدمات سرانجام دینے کے بعد 1949ء میں تشریف لائے اور آپ کو اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کی خدمات سپرد کی گئیں - 1950ء میں آپ واپس انگلستان خدمت دین کے لئے تشریف لے گئے اور 1955ء تک بطور امام بیت الفضل لندن کام کرتے رہے - محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے بیرون ملک تشریف لے جانے کی وجہ سے 1955ء میں آپ کچھ عرصہ تک قائمقام وکیل التبشیر رہے - آپ کے مرکز سلسلہ ربوہ میں دیگر مختلف عہدہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے -

☆ 6 نومبر 1955ء تا 29 فروری 1960ء نائب ناظر اصلاح وارشاد

☆ یکم مارچ 1960ء تا یکم جولائی 1961ء ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

☆ 2 جولائی 1961ء تا 30 اپریل 1969ء ناظر زراعت

☆ یکم مئی 1969ء کو ناظر تجارت وصنعت

☆ 1966 تا 1969ء پرائیویٹ سیکرٹری

☆ 2 مئی 1971ء کو ناظر امور عامہ

☆ 2 مئی 1978ء کو ناظر امور خارجہ بھی مقرر ہوئے

☆ 3 اگست 1983ء کو ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی

☆ 7 اگست 1995ء کو ایڈیشنل ناظر اعلیٰ (اس عہدہ پر تا وفات خدمات انجام دیں) .

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ہمراہ بطور پرائیویٹ سیکرٹری 1970ء میں دورہ مغربی افریقہ اور 1973ء میں دورہ افریقہ و یورپ کے دوران ہمراہ جانے کا موقع ملا -

باقی صفحہ 8 پر

نویں سالانہ علمی مقابلہ جات

(خدام الاحمدیہ پاکستان)

✿ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 15 تا 17 فروری 2002ء نویں سالانہ علمی مقابلہ جات کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے - ان مقابلہ جات کا افتتاح مورخہ 15 فروری رات ساڑھے آٹھ بجے محترم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ برطانیہ نے کیا - تین دنوں میں کل 23 علمی مقابلہ جات کروائے گئے - اختتامی تقریب مورخہ 17 فروری دوپہر ڈیڑھ بجے ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی - اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے - علمی مقابلہ جات کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے محترم فرید احمد نوید صاحب ناظم اعلیٰ نے بتایا کہ 1994ء میں جب ان مقابلہ جات کا سلسلہ شروع کیا گیا تو 4 مقابلے شامل تھے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ان کی تعداد 23 تک پہنچ چکی ہے - امسال ایک نیا مقابلہ دعوت الی اللہ کے عنوان سے شامل کیا گیا - انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال 32 اضلاع کی 109

باقی صفحہ 7 پر

خصوصی درخواست دعا

✿ محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کا پتہ کا آپریشن ہوا ہے اور عنقریب دونوں گھٹنوں کا آپریشن متوقع ہے - احباب کرام کی خدمت میں ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے -

ماہر امراض قلب کی آمد

✿ محترم بریگیڈیئر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 3 مارچ 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ فرمائیں گے - ضرورت مند احباب کسی میڈیکل ڈاکٹر سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ ای سی جی وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کرلیں -

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

18

پر حکمت نصائح

ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

طائف کا سفر

شوال سن 10 نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے بعض روایتوں کی رو سے زید بن حارثہؓ بھی ساتھ تھے۔ وہاں پہنچ کر آپؐ نے دس دن قیام کیا اور شہر کے بہت سے رؤسا سے یکے بعد دیگرے ملاقات کی، مگر اس شہر کی قسمت میں بھی مکہ کی طرح اس وقت اسلام لانا مقدر نہ تھا۔ چنانچہ سب نے انکار کیا بلکہ ہنسی اڑائی۔ آخر آپؐ نے طائف کے رئیس اعظم عبد یالیل کے پاس جا کر اسلام کی دعوت دی مگر اس نے بھی صاف انکار کیا بلکہ تمسخر کے رنگ میں کہا کہ ”اگر آپؐ سچے ہیں تو مجھے آپؐ کے ساتھ گفتگو کی مجال نہیں اور اگر جھوٹے ہیں تو گفتگو لاحاصل ہے“۔ اور پھر اس خیال سے کہ کہیں آپؐ کی باتوں کا شہر کے نوجوانوں پر اثر نہ ہو جائے۔ آپؐ سے کہنے لگا۔ بہتر ہوگا کہ آپؐ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ یہاں کوئی شخص آپؐ کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس کے بعد اس بدبخت نے شہر کے آوارہ آدمی آپؐ کے پیچھے لگا دیئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہر سے نکلے تو یہ لوگ شور کرتے ہوئے آپؐ کے پیچھے ہو لئے اور آپؐ پر پتھر برسانے شروع کئے جس سے آپؐ کا سارا بدن خون سے تر بتر ہو گیا۔ برابر تین میل تک یہ لوگ آپؐ کے ساتھ ساتھ گالیاں دیتے اور پتھر برساتے چلے آئے۔

طائف سے تین میل کے فاصلہ پر مکہ کے رئیس عتبہ بن ربیعہ کا ایک باغ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں آ کر پناہ لی اور ظالم لوگ تھک کر واپس لوٹ گئے۔ یہاں ایک سایہ میں کھڑے ہو کر آپؐ نے اللہ کے حضور یوں دعا کی۔ (۔)

یعنی۔ ”اے میرے رب میں اپنے ضعف قوت اور قلّت تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں۔ اے میرے خدا تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے اور کمزوروں اور بیکسوں کا تو ہی نگہبان و محافظ ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے.......... میں تیرے ہی منہ کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوتا ہوں کیونکہ تو ہی ہے جو ظلمتوں کو دور کرتا اور انسان کو دنیا و آخرت کے حسنات کا وارث بناتا ہے“۔

عتبہ و شیبہ اس وقت اپنے اس باغ میں موجود تھے۔ جب انہوں نے آپؐ کو اس حالت میں دیکھا تو دور و نزدیک کی رشتہ داری یا قومی احساس یا نہ معلوم کس خیال سے اپنے عیسائی غلام عداس نامی کے ہاتھ ایک کشتی میں کچھ انگور لگا کر آپؐ کے پاس بھجوائے۔ آپ نے لے لئے اور عداس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اور کس مذہب کے پابند؟“ اس نے کہا۔ ”میں نینوا کا ہوں اور مذہباً عیسائی ہوں“۔ آپؐ نے فرمایا: ”کیا وہی نینوا جو خدا کے صالح بندے یونس بن متّٰی کا مسکن تھا“۔ عداس نے کہا۔ ”ہاں۔ مگر آپؐ کو یونس کا حال کیسے معلوم ہوا؟“ آپ نے فرمایا: ”وہ میرا بھائی تھا۔ کیونکہ وہ بھی اللہ کا نبی تھا اور میں بھی اللہ کا نبی ہوں“۔ پھر آپؐ نے اسے اسلام کی تبلیغ فرمائی جس کا اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر جوش اخلاص سے آپؐ کے ہاتھ چوم لیے۔ اس نظارہ کو دور سے کھڑے کھڑے عتبہ اور شیبہ نے بھی دیکھ لیا چنانچہ جب عداس ان کے پاس واپس گیا۔ تو انہوں نے کہا عداس! ”یہ تجھے کیا ہوا تھا کہ اس شخص کے ہاتھ چومنے لگا۔ یہ شخص تیرے دین کو خراب کر دے گا حالانکہ تیرا دین اس کے دین سے بہتر ہے“۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 1 ص 419 باب سعی الرسول الی ثقیف۔ طبقات ابن سعد جلد 1 ص 210)

جاپان میں مذاہب کانفرنس کی خبر

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں کہ

غالباً 1903ء یا 1904ء کا واقعہ ہے کہ اخباروں میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ شاہ جاپان کو ایک نئے مذہب کی تلاش ہے اور اس غرض کے لئے جاپان میں ایک کانفرنس ہونے والی ہے حضرت مسیح موعود کی مجلس میں اس کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا کہ ہم ایک مضمون لکھ کر مفتی محمد صادق صاحب کو وہاں بھیج دیں گے تا کہ یہ اس کانفرنس میں ہمارا مضمون پڑھ دیں پھر فرمایا۔ مفتی صاحب ایک بہادر آدمی ہیں۔ اس کے بعد اس کانفرنس کی زیادہ وقعت کا چرچا ہوا اور تجویز ہوئی کہ مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بھی وہاں بھیجے جائیں لیکن ان دنوں قاری سرفراز حسین صاحب جاپان پہنچے اور انہوں نے وہاں سے ہندوستان کے اخباروں کو خط لکھے کہ یہ خبر بالکل غلط ہے۔ وہاں کوئی کانفرنس ہونے والی نہیں اس واسطے یہ بات درمیان میں رہ گئی۔

(ذکر حبیب ص 330)

روشن حقائق

خاک پر رکھ کر جبیں یہ راز میں نے پا لیا
اک توانائی ہماری ناتوانی میں بھی ہے

خود دلِ محبوب میں ہے خود نمائی کی تڑپ
رنگِ مُثبت ان کے حرف ”لن ترانی“ میں بھی ہے

لب کشائی ان کی میرے حق میں ہے مہر سکوت
میرے دل کی ترجمانی بے زبانی میں بھی ہے

کب ڈرا سکتا ہے ہم کو سیل تند و تیز آج
سیل کا توڑ اپنے اشکوں کی روانی میں بھی ہے

اے طبیبو! چھوڑ دو تم مجھکو میرے حال پر
اک علاجِ درد اس دردِ نہانی میں بھی ہے

پختہ عمری میں کریں گے وہ بھلا کیوں افترا
راستی ان کی مسلّم جب جوانی میں بھی ہے

ہے دلِ پروانہ میں کیوں اک مسلسل اضطراب ؟
جانِ تازہ شاید اس کی نیم جانی میں بھی ہے

میرے دل کا داغ آئینہ ہے ان کے حسن کا
عکس ان کا اس سلگتی سی نشانی میں بھی ہے

عبدالسلام اسلام

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

محترم مبشر احمد خالد صاحب

تحریک وقف جدید کی برکات وثمرات

سیدنا حضرت مصلح موعود نے دیہاتی سطح پر احباب جماعت کی تعلیم وتربیت اور دعوت الی اللہ کے پیش نظر الٰہی منشاء کے تحت 27 دسمبر 1957ء کو تحریک وقف جدید جاری فرمائی جو عمدہ نتائج اور شیریں ثمرات کے اعتبار سے بہت ہی بابرکت ثابت ہوئی۔ جن کا مختصراً ذکر اس مضمون کے پیش نظر ہے۔ تا احباب جماعت کو اس تحریک کی ضرورت واہمیت کا علم ہو سکے۔

1۔ تعلیم وتربیت

تحریک وقف جدید کا سب سے بڑا مقصد دیہاتی سطح پر احباب جماعت کی تعلیم وتربیت تھا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقف جدید کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’حضرت مصلح موعود نے بشدت محسوس کیا کہ جب تک کوئی ایسی تحریک نہ جاری کی جائے جس کا تعلق خالصۃً دیہاتی تربیت سے ہو اس وقت تک دیہاتی علاقوں میں احمدیت کے مستقبل کے متعلق ہم بے فکر نہیں ہو سکتے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1985ء)
(از ضمیمہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ مقصد تحریک وقف جدید کی بدولت بہت حد تک پورا ہو رہا ہے۔ بانی وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سالانہ 1958ء کے موقع پر تحریک وقف جدید کے شیریں ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’اس وقت 90 معلم وقف جدید میں کام کر رہے ہیں اور 70 ہزار پہلے کے وعدے جماعت کی طرف سے آئے تھے جو قریباً پورے ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے یہ صیغہ بڑی عمدگی سے کام کر رہا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 25 جولائی 1959ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ سالانہ 1965ء کے موقع پر وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’جب حضور نے دیکھا کہ جماعت نے تعلیم وتربیت اور اشاعت کے ضمن میں اپنے فرض کو پورے طور پر انجام نہیں دیا تو حضور نے اس خیال کے پیش نظر کہ اگر میں پردہ پوشی کروں گا تو خدا بھی پردہ پوشی سے کام لے گا جماعت کو اس کی غفلت پر تنبیہ کرنے کی بجائے وقف جدید کے نام سے ایک نئی تحریک چلا دی اس کے بہت خوشکن نتائج ظاہر ہوئے۔ چنانچہ وقف جدید کے کارکن بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔‘‘

(الفضل 16 جنوری 1966ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 دسمبر 1985ء کو وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’دیہاتی جماعتوں میں علم کی کمی کی وجہ سے تربیتی لحاظ سے کمزوری بھی جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن عام طور پر اخلاص کا معیار اور اطاعت کا معیار بلند ہے اس لحاظ سے کمزوری جتنی جلدی پیدا ہوتی ہے۔ اتنی جلدی دور کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ عملاً جہاں نمازی دس فیصد بھی نہیں تھے وہاں چند مہینوں کی کوشش سے تہجد گزار پیدا ہونا شروع ہو گئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1985ء از ضمیمہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

160 معلمین وقف جدید اور تعلیم وتربیت

اس وقت خدا کے فضل وکرم سے وقف جدید انجمن احمدیہ کے تحت 160 سے زائد معلمین سے تقریباً سات سو سے زائد دیہات کے احباب جماعت مستفید ہو رہے ہیں بالخصوص احمدیت کی نئی نسل کو تعلیم القرآن اور بنیادی دینی مسائل سکھانے میں معلمین وقف جدید کا غیر معمولی کردار ہے اللہ کے فضل وکرم سے ہزاروں کی تعداد میں بچے اور بچیاں معلمین وقف جدید کے ذریعے تعلیم القرآن اور بنیادی دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اور حاصل کر رہے ہیں۔ دور حاضر کے مربیان ومعلمین کی اکثریت کا تعلق بھی دیہات سے ہے۔ جن کی ابتدائی تعلیم وتربیت اور وقف کا رجحان پیدا کرنے میں بھی معلمین وقف جدید کا ایک حد تک حصہ ہے۔

2۔ دعوت الی اللہ

تحریک وقف جدید کے مقاصد عالیہ میں سے دوسرا بڑا مقصد دعوت الی اللہ کا تھا۔ یہ مقصد بھی خدا کے فضل سے کمال شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے اس مبارک تحریک کو جاری فرمانے کے صرف ایک سال بعد جلسہ سالانہ 1958ء کے موقع پر وقف جدید کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’وقف جدید کی معرفت 400 بیعت آئی ہے جبکہ اصلاح وارشاد کی معرفت صرف 54 افراد سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں‘‘

(الفضل 3 اپریل 1959ء)

ایک دوسرے موقع پر فرمایا کہ:۔

’’مجھے بتایا گیا کہ وقف جدید کے ماتحت اب اچھوت اقوام تک بھی (احمدیت) کا پیغام پہنچانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور اس کے امید افزا نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔‘‘

(الفضل 5 جنوری 1962ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احباب جماعت کے نام ایک پیغام میں وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’وقف جدید ابھی 8 سالہ بچہ ہی ہے مگر اس قلیل عرصہ میں بھی بہت بابرکت تحریک ثابت ہوئی ہے۔ وقف جدید کے ماتحت جہاں جہاں بھی کام شروع کیا گیا ہے، بہت مفید نتائج نکلے ہیں۔‘‘

(الفضل 6 جنوری 1966ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ سالانہ 1965ء کے موقع پر کارکنان وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’وقف جدید کے کارکن بہت اچھا کام کر رہے ہیں اشاعت دین حق کے لئے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہے جذبہ۔ وقف جدید والوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ اشاعت دین حق کے لئے اتنی علم کی ضرورت نہیں جتنا یہ امر ضروری ہے کہ انسان میں جذبہ موجود ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس بارہ میں بعض (مربیوں) سے بھی بڑھ گئے ہیں۔‘‘

(الفضل 16 جنوری 1966ء)

سندھ میں دعوت الی اللہ اور وقف جدید

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 27 دسمبر 1985ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر وقف جدید کے مقاصد اور ان کے پورا ہونے کے سلسلہ میں سندھ کے ہندوؤں میں دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’شروع میں چند سالوں میں ہمیں کوشش کے باوجود پھل نہیں ملا ان علاقوں میں کئی مسائل تھے جن سے نبٹنا ہمارے بس کی بات نہیں تھی۔ اجنبیت بھی تھی اور عام لوگوں کی طرف سے ان سے اچھا سلوک نہ ہونے کی وجہ سے بھی دین حق سے دوری پائی جاتی تھی لیکن رفتہ رفتہ جمود ٹوٹا۔ نفرت دور ہوئی اور محبت وپیار کے سلوک کے نتیجہ میں توجہ پیدا ہوئی اور ان میں تیزی سے دین حق پھیلنا شروع ہو گیا............ ان کے خصوصی حالات کی وجہ سے عیسائی ان کو اپنا شکار سمجھتے تھے چنانچہ انہوں نے وقف جدید کے کام شروع کرنے سے قبل وہاں عیسائیت کا جال پھیلا دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے معلمین وقف جدید کی کوششوں سے حیرت انگیز فضل فرمایا اور عیسائیوں کے کلیۃً وہاں سے پاؤں اکھڑ گئے۔ متعدد دیہات میں اللہ تعالیٰ کے فضل دین حق قائم ہو گیا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1997ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان میں وقف جدید کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’ہندوستان میں وقف جدید قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ حیدر آباد کے ارد گرد اور پنجاب میں قادیان کے مضافات میں جو بیسیوں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں وہاں زیادہ تر خدمت کی توفیق وقف جدید کو مل رہی ہے لیکن ایک علاقہ تشنہ ہے اور وہ ہے شدھی کا پرانا کارزار............ ان علاقوں میں دوبارہ مذہبی طور پر شدھی کی تحریک چلا دی گئی ہے اس لئے ہندوستان کی وقف جدید کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ باقی علاقوں کے علاوہ پرانے شدھی کے علاقوں کی طرف بھی توجہ کریں۔ ہندوستان میں واقفین کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اور مالی لحاظ سے بھی کمزوری ہے۔ مالی لحاظ سے تو میں نے پیغام بھیجا ہے کہ آپ دعوت الی اللہ کا پروگرام بنائیں۔ اللہ تعالیٰ سلسلے کی ضرورت کو پورا فرمائے گا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1985ء از ضمیمہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

چنانچہ حضور انور نے ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے اسی منصوبہ کے پیش نظر اپنے اس خطبہ میں وقف جدید کو عالمگیر حیثیت عطا فرما دی۔ تاکہ بیرون ممالک سے حاصل ہونے والے چندہ وقف جدید سے ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہندوستان میں گزشتہ چند سالوں کے دوران کروڑوں کی تعداد میں حاصل ہونے والے پھلوں میں تحریک وقف جدید کا بنیادی اور اہم کردار ہے۔

افریقہ میں دعوت الی اللہ اور وقف جدید

بیرون ملک سے حاصل ہونے والا چندہ نہ صرف ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے لئے خرچ ہو رہا ہے۔ بلکہ اس کا ایک حصہ افریقہ میں بھی خرچ ہو رہا ہے

علاج معالجہ

تحریک وقف جدید کے لئے وقف کرنے والے نوجوانوں کو تعلیم وتربیت کے دوران طبی اور ہومیو پیتھی طریق علاج کی تعلیم بھی دی جاتی ہے تا معلمین روحانی بیماریوں کے علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں کا علاج کر کے بھی دکھی انسانیت کی خدمت بجا لا سکیں۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 1958ء کے موقع پر فرمایا کہ:۔

’’اگر جماعت وقف جدید کی طرف توجہ

کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے بلکہ بیماریوں کو دور کرنے میں بھی ہم ملک کی مدد کر سکیں گے- کیونکہ وقف جدید کے معلم تعلیم کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ بھی کرتے ہیں اور اس سے ملک کی بیماریوں کو دور کرنے میں مدد مل رہی ہے-"

(الفضل 25 جولائی 1959ء)

چنانچہ خدمت خلق کے اس میدان میں بھی وقف جدید انجمن احمدیہ کی خدمات قابل قدر ہیں- اللہ کے فضل و کرم سے معلمین کی اکثریت اپنے فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ طبی میدان میں بھی گرانقدر خدمات سر انجام دے رہے ہیں-

فضل عمر فری ہومیو ڈسپنسری

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کی نگرانی کی ذمہ داری سنبھالنے کے معاً بعد دفتر وقف جدید میں فضل عمر فری ہومیو ڈسپنسری قائم فرمائی- اور خلافت کے منصب پر متمکن ہونے تک خود مریضوں کو دیکھ کر مفت علاج فرماتے رہے-

یہ ڈسپنسری اب بھی خدا کے فضل سے بدستور جاری ہے اور اس سے روزانہ 100 سے زائد مریض مشورہ اور دوائی مفت حاصل کرتے ہیں-

ہومیو پیتھی میڈیکل باکس

کچھ عرصہ سے وقف جدید انجمن احمدیہ نے لوگوں کی سہولت کے لئے محض خدمت خلق کی رو سے ہومیو پیتھی میڈیکل باکس تیار کر رہی ہے جو روز مرہ پیش آنے والی بیماریوں کے علاج کے لئے حضور انور کے نسخہ جات پر مبنی ہے- اس بکس کی صرف اصل لاگت وصول کی جاتی ہے اور کوئی منافع وصول نہیں کیا جاتا- اللہ کے فضل و کرم سے یہ باکس بہت ہی مفید ثابت ہو رہے ہیں- یہی وجہ ہے کہ ان کی ڈیمانڈ دن بدن بڑھ رہی ہے-

المھدی ہسپتال

اللہ کے فضل و کرم سے وقف جدید صوبہ سندھ بالخصوص تھرپارکر جیسے پسماندہ علاقہ میں سسکتی انسانیت کی بہت ہی غمخوار ثابت ہو رہی ہے اس علاقہ میں بنی نوع انسان کے روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہو رہا ہے- معلمین وقف جدید کے ذریعہ ہومیو پیتھی طریق علاج اور طب یونانی طریق علاج کے علاوہ 1996ء سے مٹھی میں المھدی ہسپتال کے ذریعہ ایلو پیتھی طریق علاج سے دکھی لوگوں کا علاج کیا جا رہا ہے اللہ کے فضل و کرم سے المھدی ہسپتال شفایابی اور حسن انتظام کے لحاظ سے ایک مقام حاصل کر چکا ہے بڑے بڑے افسران اور اکثر علاقے کے وڈیرے اور بڑے زمیندار بھی اس ہسپتال سے علاج کروانا پسند کرتے ہیں-

رشد و اصلاح کا جال

بانی وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے

درج ذیل الفاظ پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں- حضور نے فرمایا:-

میں نے جو شکل وقف کی جماعت کے سامنے پیش کی ہے اور جس کے ماتحت میرا ارادہ ہے کہ پشاور سے کراچی تک اصلاح و ارشاد کا جال بچھا دیا جائے- اس کے لئے ابھی بہت سے روپیہ کی ضرورت ہے.........

جب روپیہ زیادہ آنا شروع ہو گیا اور نوجوان بھی زیادہ تعداد میں آ گئے اور انہوں نے ہمت کے ساتھ جماعت کو بڑھانے کی کوشش کی تو جماعت کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سکیم کیسی مبارک اور پھیلنے والی ہے-"

(الفضل 16 جنوری 1958ء)

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو بڑھ چڑھ کر اس مبارک سکیم میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے-

مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

قادیان اور ربوہ کے پرانے خوشنویس

محترم منشی محمد اسمٰعیل صاحب

محترم منشی محمد اسمٰعیل صاحب خوشنویس جنہوں نے 15 دسمبر 2001ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پائی- فن خوشنویسی میں تو مہارت رکھتے ہی تھے وہ نیک سرشت، دیندار، تقویٰ شعار اور نہایت مخلص و وفادار واقع ہوئے تھے- انہوں نے 1930ء میں وزیر ہند پریس امرتسر سے منسلک ہو کر کتابت کو بطور پیشہ اختیار کیا لیکن 1934ء میں قادیان میں رہائش اختیار کر کے اور الفضل کے ساتھ منسلک ہو کر کتابت کے ذریعہ خدمت سلسلہ کو اپنا مطمح نظر بنایا اور عمر بھر خدمت سلسلہ کی بجا آوری میں ہی زندگی بسر کی- سالہا سال الفضل میں کام کیا بعد ازاں سیدنا حضرت مسیح موعود کی پر معارف کتب کی نہایت محنت، شوق اور لگن کے ساتھ کتابت کرنے کی سعادت حاصل کی- حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی ماتحتی اور نگرانی میں کتب حضرت مسیح موعود کے سیٹ الموسوم روحانی خزائن کو دیدہ زیب انداز میں لکھنے کا شرف حاصل کیا- آخر میں پھر الفضل کے عملہ کتابت میں شمولیت اختیار کر کے خدمت کے سلسلہ کو جاری رکھا- میں 1946ء میں الفضل کے عملہ ادارت میں شامل ہوا اور 1984ء تک عملہ ادارت میں شامل رہ کر خدمت بجا لانے کی توفیق پائی- اس تمام عرصہ میں میں تین خوش نصیب خوشنویس صاحبان سے بہت متاثر ہوا- سب سے اول تو میں محترم منشی سبحان علی صاحب مرحوم کا بہت احترام کرتا تھا- وہ بہت نیک اور پارسا ہونے کی وجہ سے دفتر الفضل میں امام الصلوٰۃ کے فرائض سر انجام دیتے رہے، محترم منشی محمد یعقوب صاحب آف ننگل باغباناں بھی بہت مخلص اور دیندار خوشنویس تھے- انہوں نے اپنے بچوں کی خاص احتیاط سے دینی ماحول میں تربیت کی- ان کے علاوہ محترم منشی محمد اسمٰعیل صاحب کی سادہ طبیعت، دعاؤں میں شغف اور فن کتابت میں مہارت نے مجھے بہت متاثر کیا-

قادیان سے ہجرت کے بعد محترم منشی محمد اسمٰعیل صاحب فیروز والہ میں بھی کچھ عرصہ قیام پذیر رہے- وہاں وہ ایک کچے مکان میں فروکش تھے- گرمی کا موسم تھا آپ صرف ایک نیکر زیب تن کئے اکیلے ایک کمرے میں لیٹے دل ہی دل میں دعائیں کر رہے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ دعا کرتے کرتے یکدم حضرت مسیح موعود کا شعر

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

میری زبان سے ادا ہوا-

زبان پر یہ شعر جاری ہوتا تھا مجھ پر عجب وارفتگی کا عالم طاری ہوا اور میں نے کمرے کے کچے فرش پر لیٹ کر لوٹنا شروع کر دیا- میں لوٹتا جاتا تھا اور دعائیں کرتا جاتا تھا یہاں تک کہ میرا سارا بدن مٹی مٹی ہو گیا-

ہرچند کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعر کا لفظاً لفظاً یہ مطلب نہیں تھا اس سے خاکساری، فروتنی اور عاجزی اختیار کر کے اپنے آپ کو فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچانا تھا لیکن منشی صاحب محترم نے اپنی سادگی میں اسے لفظاً لفظاً بھی پورا کرنا ضروری سمجھا اور واقعی کچے فرش پر لوٹ لوٹ کر اپنے آپ کو لفظاً لفظاً خاک میں ملا ڈالا- میں سمجھتا ہوں ان کی سادہ مزاجی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو ان کی یہ ادا پسند آئی اور اس نے ان کی دعائیں قبول فرما کر ان کی اولاد در اولاد کو بہت نوازا- ان کے بڑے بیٹے چوہدری محمد رشید صاحب اسلام آباد میں ٹیلیفون کے محکمہ میں اعلیٰ پوسٹ سے ریٹائر ہوئے- دوسرے بیٹے چوہدری محمد ارشد خوشنویس صاحب نے مرکز سلسلہ میں رہ کر ایک لمبا عرصہ صدر صاحب عمومی کے دفتر میں نہایت اہم خدمات سرانجام دیں اور اب دفتر نظارت اشاعت میں خدمات بجا لا رہے ہیں- تیسرے بیٹے چوہدری مبارک احمد صاحب ایم- ایس- سی پہلے گھانا اور نائیجیریا میں کئی سال مجلس نصرت جہاں کے تحت جماعت کے ہائر سیکنڈری سکولوں میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے- اب امریکہ میں مصروف کار ہیں- محترم منشی صاحب کے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں کی تعداد 72 ہے- سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں- آپ کا ایک پوتا مکرم ڈاکٹر محمد بشیر احمدیہ ہسپتال کوکوفو گھانا کا انچارج ہے-

ان کے فرزند مکرم ارشد صاحب نے بتایا کہ ان کے والد محترم منشی محمد اسمٰعیل صاحب نے قادیان میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسمل سے فارسی پڑھی تھی- انہیں فارسی میں اچھی خاصی شدھ بدھ ہو گئی تھی اس لئے گھر میں اکثر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا فارسی کلام ورد زبان رہتا تھا- ضعیفی کی وجہ سے کتابوں اور رسالوں کی کتابت کا کام ترک کر دیا تھا- اکثر وقت نمازوں کی ادائیگی اور دعاؤں میں گزارتے یا درثمین فارسی کے اشعار پڑھتے رہتے- 1999ء میں سڑک پر پیدل جا رہے تھے ایک موٹر سائیکل سوار نے ٹکر ماردی کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہو گئے- دن میں کئی بار پہیوں والی کرسی پر بیٹھ کر یا واکر کے ذریعہ چل پھر لیتے- حضرت مسیح موعود کے فارسی کلام سے عشق کا یہ عالم تھا کہ وفات والے روز بھی حضور کی بعض فارسی نظمیں اپنی آواز میں ریکارڈ کرائیں- اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ مولیٰ کریم آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت و فدائیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

گرمی اور روحانی ترقی

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میں دیکھتا ہوں کہ گرمیوں کو بھی روحانی ترقی کے ساتھ خاص مناسبت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے مکہ جیسے شہر میں پیدا کیا اور پھر آپ ان گرمیوں میں تنہا غارِ حرا میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے وہ کیسا عجیب زمانہ ہو گا۔ آپؐ ہی ایک پانی کا مشکیزہ اٹھا کر لے جاتے ہوں گے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 316)

ترقی اور فلاح کا راز

قرطبہ اور اشبیلیہ کی عظیم الشان سلطنتیں کسی دشمن کی قوت نے ہمارے ہاتھ سے نہیں چھینیں، انہیں ہم نے خود کھویا ہے۔ ہماری ترقی اور فلاح کا راز اس شاہراہ اعظم پر چلنے میں تھا جو ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی تھی۔ اس شاہراہ پر چلتے ہوئے ہم عرب کے ریگزاروں سے نکل کر ھسپانیہ کے مرغزاروں تک آ پہنچے۔ اسی شاہراہ پر چلتے ہوئے ہم نے قیصر و کسریٰ کے تاج پاؤں تلے روند ڈالے۔ یہ شاہراہ ہمیں افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں اور کوہ البرز کی برفانی چوٹیوں تک لے گئی۔

ہمارا تنزل اس وقت شروع ہوا جب ہم یہ شاہراہ چھوڑ چکے تھے۔ اسلام نے ہمارے لئے قدرت کے انعامات کا دروازہ کھولا تھا لیکن ہم نے اپنے ہاتھوں سے رحمت کا یہ دروازہ بند کر دیا۔

(نسیم حجازی کے "شاہین" سے انتخاب)

لعل تابان

نمبر 34

مرتبہ: فخر الحق شمس

یہ ہماری عطا ہے

ایک شخص نے حضور ﷺ کی خدمت میں آ کر کچھ دینے کی درخواست کی۔ حضور ﷺ کے پاس اس وقت کچھ نہ تھا۔ حضورؐ نے کسی سے نصف وسق (ایک پیمانہ) ادھار لے کر اسے دیا۔ جب وہ شخص ادھار واپس مانگنے آیا تو حضورؐ نے اسے پورا وسق عطا فرمایا۔ اور فرمایا:

نصف وسق تو تیرا ادھار تھا اور نصف وسق ہماری عطا ہے۔

(الشفاء قاضی عیاض فصل الجود۔ حصہ اول ص66 عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

حضرت مسیح موعود کی سیر

حضرت مسیح موعود کی عادت میں یہ بات بھی داخل تھی کہ آپ روزانہ سیر کو جایا کرتے تھے اور یہ عادت آپ کو اس وقت سے تھی جب سے آپ نے ہوش سنبھالا تھا ابتداءً تنہا جایا کرتے تھے۔

معمولات یا آداب سیر میں یہ مشاہدہ میں آیا کہ کوئی ترتیب صف بندی کے طور پر نہ ہوتی تھی۔ چونکہ ہر شخص کو یہ خیال ہوتا تھا کہ میں حضرت کے قریب رہوں اس لئے ایک دوسرے پر گویا گرے پڑتے تھے۔ اور بسا اوقات اکثر لوگ آپ سے آگے ہو جاتے تھے۔ مگر کبھی آپ نے کسی کو نہ کہا کہ کیوں آگے بڑھتے ہو اور بعض دفعہ لوگوں کی ٹھوکر سے آپ کا عصا گر پڑتا تو آپ کبھی پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھتے کہ کس کی بے احتیاطی سے ایسا ہوا۔ گرد و غبار اڑ کر آپ کے کپڑے خاک آلودہ ہو جاتے تھے مگر آپ پروا نہ کرتے اور نہ کبھی ذکر کرتے بلکہ ایک مرتبہ حضرت مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ سے عرض کیا کہ آپ جب سیر کو تشریف لے جاتے ہیں آپ کو گرد و غبار کے اڑنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے آپ کا چہرہ اور کپڑے سب گرد آلود ہو جاتے ہیں آپ ان لوگوں کو منع کر دیں کہ ساتھ نہ چلا کریں ایک دو آدمی ہمراہ لے جایا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ

"مجھے کوئی تکلیف نہیں بلکہ بہت بڑی خوشی ہے میں ان کو اس بات سے روک نہیں سکتا یہ خدا کا فضل ہے خدا نے ہمیں یہی فرمایا ہے ولا تسئم من الناس یعنی لوگوں کی ملاقات سے ہرگز نہ تھکنا"۔

جب آپ واپس ہوتے تھے تو اکثر لوگ کوشش کرتے کہ ان کو یہ سعادت نصیب ہو کہ وہ اپنے رومال یا پگڑی سے اس گرد و غبار کو صاف کریں۔

سیر کے لئے آپ عموماً بسراواں کی طرف یا بوٹر کی طرف جاتے تھے۔ بہت شاذ ننگل کی طرف اور بٹالہ کی طرف جاتے تھے۔ ابتدائی زمانہ میں عام طور پر بوٹر کی طرف جایا کرتے تھے اور شام کو بھی تشریف لے جاتے تھے۔

(سیرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی۔ ص 76-77)

غیر معروف طالب علم کے ساتھ کریمانہ سلوک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بارے میں محترم بریگیڈیئر محمد وقیع الزمان خان صاحب تحریر کرتے ہیں

یہ اگست یا ستمبر 1939ء کی بات ہے یعنی حضور کے مسند خلافت پر فائز ہونے سے چھبیس سال پہلے کی۔ آپ آکسفورڈ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو کر آئے تھے اور بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ تقرر ہوا تھا میں جامعہ احمدیہ کا درجہ اولیٰ (First Year) کا طالب علم تھا۔ حضور کا طریق تدریس یہ تھا کہ جو مضامین ہمیں پڑھاتے تھے ان کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنے کے لئے طلبہ کو ہی مختلف عنوانات دے دیتے تھے جن پر وہ کورس سے باہر کی کتابوں کے مطالعہ کے بعد مقالات لکھ کر کلاس میں پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ مجھے بھی اسی قسم کا ایک مضمون ریسرچ کے لئے ملا ہوا تھا اس کے لئے مجھے ایک کتاب کی ضرورت پڑی جو کسی لائبریری میں نہ ملی۔ جب میں نے حضور سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ یہ کتاب میری ذاتی لائبریری میں گھر پر موجود ہے لیکن چونکہ ضخیم کتاب ہے اور مجھے خود اس کی ضرورت گاہے گاہے پڑتی رہتی ہے اس لئے تم یہ کرو کہ ظہر کے بعد ایک دو گھنٹے کے لئے میرے گھر روزانہ آجایا کرو اور وہیں بیٹھ کر پڑھ لیا کرو اور یادداشت کے لئے خلاصہ لکھ لیا کرو۔ میں نے اس خیال سے کہ ظہر کے بعد ہی حضور کے لئے تھوڑا سا آرام کا وقت ہوتا ہے اس وقت میرے روزانہ جانے سے حضور کے اور اہل خانہ کے آرام میں خلل واقع ہوگا معذرت کرنا چاہی تو اصرار کے ساتھ حکم دیا کہ نہیں تمہیں ضرور آنا ہوگا۔ چنانچہ میں حاضر ہوا۔ حضور نے خود اپنی لائبریری دکھائی جو ڈرائنگ روم میں تھی۔ وہ کتاب دکھائی۔ گرمی کے دن تھے شربت سے تواضع فرمائی اور میں اپنے کام میں لگ گیا۔ اس کے بعد چار پانچ ہفتے متواتر اس سلسلے میں دولت کدہ پر حاضر ہوتا رہا ہمیشہ ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا پایا۔ ہمیشہ حضور متبسم چہرے سے خوش آمدید فرماتے اور شربت کا گلاس بلاناغہ بھجواتے۔ ایک دفعہ بھی یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ میرے آنے سے آرام یا مصروفیت میں خلل پڑتا ہے اور یہ کریمانہ سلوک ایک غیر معروف فرسٹ ائیر کے طالب علم کے ساتھ تھا جس کے ساتھ حضور کا کوئی تعلق سوائے اس کے نہ تھا کہ وہ جامعہ احمدیہ کا طالب علم تھا اور حضور اس کے پرنسپل تھے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص181، 182)

خدا کی قدرتوں پر کامل یقین

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر یقین کا ایک واقعہ ان کے ذاتی معالج ڈاکٹر وسیم احمد صاحب کی زبانی سماعت فرمایئے:۔

1977ء کے شروع میں جب حضرت چوہدری صاحب پاکستان سے انگلستان جانے لگے تو جناب ثاقب زیروی صاحب نے ایک بار دوران گفتگو حالات حاضرہ کے حوالے سے اپنا مدعا ایک شعر کی صورت میں ادا کیا اور کہا

خدائی کر رہا ہے ابن آدم
خدا جانے خدا خاموش کیوں ہے

حضرت چوہدری صاحب نے کہا خدا تمہاری طرح اور میری طرح بے صبرا نہیں یہ کہہ کر حضرت چوہدری صاحب لندن روانہ ہو گئے۔ سال کے آخر میں واپس آئے تو بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹ چکا تھا۔ ائیرپورٹ پر جناب ثاقب زیروی حضرت چوہدری صاحب کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے۔ حضرت چوہدری صاحب نے ثاقب صاحب کو دیکھتے ہی کہا "ثاقب صاحب اللہ بولا ہے کہ نہیں۔"

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ نومبر دسمبر 1985ء ص55)

ہر حال میں

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب ہر حال میں نماز باجماعت کا اہتمام فرماتے تھے سندھ گئے تو سب سے پہلے نماز باجماعت کا انتظام کیا اور اس مقصد کے لئے اپنے ہمراہ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب کو بھی لے گئے تاکہ نیکی اور تقویٰ کا ماحول قائم رہے۔

ہمیشہ یہی کوشش کرتے کہ نماز باجماعت پڑھیں اور پڑھائیں اکثر سخت بیماری کے باوجود بھی نماز باجماعت میں شامل ہو جاتے۔ تہجد کی نماز نہایت التزام سے پڑھتے تھے۔

(رفقائے احمد جلد 12 ص116 از ملک صلاح الدین احمد بک ڈپو ربوہ طبع اول 1956ء)

آپ دل کی تکلیف سے صاحب فراش ہو گئے تھے۔ جب ذرا چلنے پھرنے کی سکت پیدا ہوتی تو گھر کے لڑکوں میں سے ہی کسی کو آگے کھڑا کر کے نماز باجماعت پڑھتے۔

(رفقائے احمد جلد 12 ص152)

تبصرہ

میری کہانی

خودنوشت سوانح محترم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب

مؤلف : الیاس احمد اسلم صاحب
پبلشر : ایس اے اسلم صاحب
13۔ ایونیو۔ ویلنگ برو۔ برطانیہ
صفحات : 314
ملنے کا پتہ : محترم الیاس احمد اسلم صاحب صدر حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور
محترم میاں عبدالسمیع حسنی صاحب ایڈووکیٹ دارالرحمت وسطی ربوہ

محترم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب جماعت احمدیہ کے مخلص اور بزرگ شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نہ صرف ماہر ادیب اور متعدد کتب کے مصنف تھے بلکہ اردو، پنجابی اور پوربی زبانوں کے معروف شاعر اور کئی تاریخی نظموں کے خالق بھی تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کے اہم حالات وواقعات کو قلم بند کر کے خودنوشت سوانح مرتب کئے ہیں۔ جن میں آپ نے اپنے خاندانی حالات، بچپن کا زمانہ، قبولیت احمدیت، اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے، ملازمت، قادیان آمد، شادی، تحریک شدھی کے خلاف جماعت احمدیہ کا سنہری کارنامہ، آپ کا جذبہ دعوت الی اللہ، آپ کے اہم سفر اور بعض معروف اردو، پنجابی اور پوربی زبان میں نظمیں بھی شامل کی ہیں۔

محترم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب کی اس خودنوشت کہانی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح آپ پر اپنی رحمت کی بارشیں برسائیں۔ مشکلات کی گھٹاؤں کو اپنی رحمت کی ہواؤں سے اڑا دیا۔ اس سے یہ بھی عیاں ہوتا ہے کہ دعوت الی اللہ انسان کی روحانی غذا ہے مگر یہ اسی کو ملتی ہے جس پر خدا اپنا خاص فضل کرتا ہے۔ اس کتاب میں دعوت الی اللہ کے کارآمد گر بتائے گئے ہیں۔ خدمت دین اور اشاعت حق کے ایمان افروز واقعات بھی خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب میں دعوت الی اللہ کی جدوجہد، خدائے ذوالجلال کی تائید اور غیبی امداد کے واقعات بھی بہت اہتمام اور مہارت سے درج کئے گئے ہیں۔

آپ کے آباؤاجداد "غور" افغانستان سے چھٹی پشت میں ہندوستان آکر آباد ہوئے۔ ان کا خاندان غور سے آنے کی وجہ سے غوری کہلاتا ہے۔ آپ کے نانا اور دادا کا ایک ہی خاندان تھا۔ آپ کے والد محترم نور محمد صاحب اپنے والد کے اکلوتے بیٹے تھے۔ آپ 1894ء میں پیدا ہوئے۔ محترم محمد شفیع اسلم صاحب کے بچپن میں ہی آپ کے والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے خاندان میں کوئی احمدی نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے 17 سال کی عمر میں بیعت کی۔ آپ نے 1923ء میں تحریک شدھی کے موقع پر خدمت دین کا زریں کام سرانجام دیا۔ زندگی میں بعض آزمائشیں اور مشکلات آئیں جن میں خدا تعالیٰ نے اپنی تائیدات کے ذریعے آپ کی مشکلیں آسان فرمائیں۔ آپ اپنے دور کے نڈر اور مخلص داعی الی اللہ تھے۔ اپنی تقریر، نثر اور نظم کے ذریعہ دعوت الی اللہ کے بھرپور اور دلچسپ واقعات اس کتاب میں تحریر کئے گئے ہیں۔

آپ نے اپنی خودنوشت کہانی میں اپنی زندگی کے حالات کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات اور شہروں کا تعارف بھی تحریر کیا ہے اس کتاب میں آپ لکھتے ہیں۔ ضلع شملہ میں چھوٹی چھوٹی 36 ریاستیں تھیں۔ چوتھے نمبر پر سولن کی ریاست تھی۔ جسے بگھاٹ سٹیٹ بھی کہتے تھے۔ سولن نام کا شہر اس کا صدر مقام تھا جس کی چار پانچ ہزار کے لگ بھگ آبادی ہوگی۔ یہ پہاڑی علاقہ تھا چند ایک چھوٹے چھوٹے گاؤں اس ریاست میں شامل تھے۔ سولن کا مقام شملے کی نسبت زیادہ پسند کیا جاتا تھا۔ کیونکہ یہاں شملے کی طرح سخت سردی نہ پڑتی تھی۔ یہ شملے سے کم اونچا تھا۔ اس لئے گرمیوں میں یہاں کافی چہل پہل ہو جاتی تھی۔

محترم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب 1919ء میں پہلی مرتبہ قادیان تشریف لے گئے۔ آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیت مبارک قادیان میں مارچ 1921ء کو پڑھا۔ آپ خوش گلو تھے اور خوش الحانی سے نظمیں پڑھنے کی توفیق پائی۔ شعر و شاعری کے ذریعے آپ کی شہرت پھیلی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بے شمار لیکچرز دینے کی توفیق دی۔ 1919ء سے لے کر تقریباً 30 برس تک جلسہ سالانہ میں سٹیج پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا کلام آپ کی موجودگی میں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے 21 کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں بعض بہت مشہور ہوئیں۔ آپ صاحب رویائے صادقہ تھے۔ زیر تبصرہ کتب میں آپ کی نادر شاعری کے بعض اہم نمونے شامل کئے گئے ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔ سب سے پہلے توحید کے نغمے عنوان سے یہ قطعہ درج ہے۔

یہ جلوہ شمس و قمر
یہ جانفزا نور سحر
یہ کہکشاں تاروں کا گھر
تو سب میں آتا ہے نظر

ایک اور نظم کا شعر ملاحظہ فرمائیں

تجھے بھی خبر ہے کہ کیا چاہتا ہوں
ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں

"جلوہ محبوب حقیقی" کے عنوان سے خوبصورت نعت کا پہلا اشعر یوں ہے۔

مل گئیں دونوں جہاں کی نعمتیں سب مل گئیں
گرتے پڑتے ہم جو پہنچے آپؐ کے دربار میں
کوئی نور نور نبیؐ سا نہیں ہے
یہ وہ چاند ہے جس میں دھبہ نہیں ہے

احمدی نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

اب اپنی طاقتوں کو تم آشکار کر دو
مردہ دلوں کو زندہ پھر ایک بار کر دو
تاریکیوں کا پردہ دنیا پہ چھا رہا ہے
تم اس کو پھاڑ ڈالو اور تار تار کر دو

آپ کی ایک نظم جماعت میں بہت معروف ہوئی جس کے پہلے دو شعر یوں ہیں۔

مجھے ایک چھوٹا سا لڑکا نہ سمجھو
مجھے کوئی تم ایسا ویسا نہ سمجھو
یہ سچ ہے کہ ننھا سا ہوں ناتواں ہوں
مگر نیکیوں میں میں اک پہلواں ہوں

محترم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب کی یہ سوانح حیات احمدی احباب کے لئے بہت مفید اور ایمان افروز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کتاب نومبائعین کے لئے بھی اسی طرح اہم اور کارآمد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے تاریخی حالات آنے والی نسلوں کے لئے رقم فرمائے۔ مؤلف پبلشر اور دیگر احباب کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(ایف شمس)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33793 میں شاہدہ بیوہ اقبال قریشی قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 130/1- Eg-72 اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 13-10-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 8 تولہ 2 ماشہ مالیتی -/57500 روپے۔ 2۔ نقد رقم -/40000 روپے۔ 3۔ پلاٹ P.W.D کالونی 70 x 30 مالیتی .... ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/102750 روپے سالانہ بصورت ملازمت وغیرہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ...... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شاہدہ بیوہ اقبال قریشی G-7-2 اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 شریف احمد ولد مولوی صالح محمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 ساجدہ شریف مکان نمبر 871 سٹریٹ نمبر 19 G-10/1 اسلام آباد

مسل نمبر 33794 میں منیر احمد ولد بدر دین صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندار عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 297/ ر ج۔ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ .... میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ چار ایکڑ ایک کنال واقع ...... مالیتی -/1000000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 6 مرلہ واقع ...... مالیتی -/200000 روپے۔ 3۔ بھینس اور بچھڑا مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے سالانہ بصورت ...... مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ...... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منیر احمد ساکن چک نمبر 297/ ر ج۔ ب ضلع ٹوبہ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد وڑائچ ولد چوہدری بشیر احمد مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 لیاقت علی چک نمبر 297/ ر ج۔ ب ضلع ٹوبہ

تقریب رختصانہ

عزیزہ مکرمہ سعدیہ قانتہ صاحبہ بنت محترم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں ناظم تشخیص جائیداد موصیان کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم مبشر احمد رانا صاحب ابن مکرم رانا مبارک علی صاحب ساہیوال مورخہ 5 جنوری 2002ء کو احاطہ دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ عزیزہ محترمہ سعدیہ قانتہ صاحبہ محترم چوہدری قائم دین صاحب کاہلوں آف بھینی بانگر نزد قادیان کی پوتی اور محترم ماسٹر چوہدری نواب دین صاحب آف تلونڈی جھنگلاں کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

ہومیو ڈاکٹر مکرم صوفی لیاقت علی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم صوفی ظفر اقبال صاحب حال جرمنی ولد محترم صوفی علی محمد صاحب (مرحوم) سابق معلم وقف جدید کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 12 جنوری 2002ء بروز ہفتہ بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم شریف احمد صاحب جنجوعہ کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام سرمد اقبال عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے نومولود کے نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم احمد سلام طاہر صاحب گوندل معلم اصلاح وارشاد مقامی لکھتے ہیں خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25 جنوری 2002ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام امۃ المتین عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم شاہ محمد حامد گوندل صاحب طاہر آباد ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

مکرم محمد اکبر آصف صاحب دارالعلوم غربی (ب) لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی عزیزہ امبر یاسمین کو مورخہ 5 فروری 2002ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود بفضل تعالیٰ وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام سرمد احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منور احمد صاحب ابن چوہدری غلام نبی آف شادیوال ضلع گجرات حال ٹورانٹو کینیڈا کا بیٹا اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم آف واسو منڈی بہاؤالدین کا پڑنواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مجید احمد خان صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم صدیق احمد خان صاحب ابن مکرم امجد خان صاحب مرحوم کارکن نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ ساکن احمد نگر مورخہ 14 فروری 2002ء کو رات دس بجے بعمر 58 سال اچانک لاہور میں وفات پا گئے۔ مرحوم اپنے بھائی کو ملنے کے لئے لاہور گئے ہوئے تھے۔ بعد نماز عصر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم راجہ نصیر احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد عبدالسمیع شاکر صاحب دارالرحمت وسطی لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد عبدالستار (سابق) لیکچرار اسسٹنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ ابن مکرم صوبیدار محمد عبدالصمد مولوی فاضل مرحوم بوجہ ہارٹ اٹیک مورخہ 9 فروری بروز ہفتہ رات 9:30 بجے بعمر 59 سال وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ محترم خواجہ ایاز احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے بیت المہدی میں بعد نماز ظہر پڑھائی۔ عام قبرستان میں قبر تیار ہونے پر محترم عبدالرشید رازی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

مکرم انعام الرحمٰن صاحب فیروز والا ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں میری تایازاد بہن مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم اشفاق احمد صاحب آف خانہ میانوالی ضلع نارووال لاہور کینٹ میں مورخہ 30 جنوری 2002ء کو تقریباً 3 بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئی ہیں ان کی عمر تقریباً 37 سال تھی۔ مرحومہ مکرم اسماعیل وڑائچ کی بڑی بیٹی تھیں اور مکرم ماسٹر اسحاق صاحب اور مکرم ماسٹر ابراہیم صاحب وڑائچ مرحوم کی بھتیجی تھیں۔ مرحومہ نے سوگواران میں خاوند، دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ مرحومہ تہجد گزار اور خدمت گزار اور صوم وصلوۃ کی پابند تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور تمام لواحقین کو صبر وجمیل عطا فرمائے اور کمسن بچوں کا خود کفیل ہو۔

سائنس دان اور ٹیکنالوجسٹ

متوجہ ہوں!

منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے ترقیاتی پروگرام کے تحت پاکستان سائنس فاؤنڈیشن نے نوجوان سائنس دانوں اور ٹیکنالوجسٹ کے روشن مستقبل کے لئے ایک منصوبہ شروع کیا ہے جس میں سائنسی تحقیق کے بہت سے شعبوں کے لئے مالی امداد رکھی گئی ہے۔ یہ منصوبہ بے روزگار تعلیم یافتہ افراد اور ملازمت پیشہ افراد دونوں کے لئے ہے۔ گرانٹ قابلیت کے لحاظ سے دی جائیگی جس کا فیصلہ اس فیلڈ کے Experts اور ٹیکنیکل کمیٹی کرے گی۔

رابطہ کے لئے پتہ

پاکستان سائنس فاؤنڈیشن کانسٹی ٹیوشن ایونیو۔ جی 5/2
پی او بکس نمبر 1121 اسلام آباد
فون نمبر 9206379

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کیلئے ویکسین

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 27 فروری 2002ء بروز بدھ بوقت 9:00 بجے صبح تا 4-00 بجے شام ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ یہ کیمپ صرف ایک دن کے لئے لگایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں کمپنی نے خصوصی رعایت دی ہے۔

بچوں کے لئے -/185 روپے کی بجائے -/100 روپے
بڑوں کے لئے 297 روپے کی بجائے -/190 روپے

ضرورت مند احباب سے درخواست ہے کہ وہ 27 فروری 2002ء کو ہسپتال رابطہ کر کے انجکشن لگوالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ ساجدہ اقبال صاحبہ بابت ترکہ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ)

محترمہ ساجدہ اقبال صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد ساہی صاحب مقیم اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ نمبر 10/9 دارالصدر ربوہ رقبہ دو کنال میں سے ایک کنال رقبہ ان کے بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ان کا یہ رقبہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1- مکرم چوہدری بشیر احمد ساہی صاحب (خاوند)
2- مکرم چوہدری سعید احمد ساہی صاحب (بیٹا)
3- محترمہ ساجدہ اقبال صاحبہ (بیٹی)
4- محترمہ نگہت بشیر صاحبہ (بیٹی)
5- محترمہ فرح عارف صاحبہ (بیٹی)
6- محترمہ فریدہ بشیر صاحبہ (بیٹی)
7- محترمہ ثمینہ شاہین صاحبہ (بیٹی)
8- محترمہ روبینہ سلیم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس دن کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خالی پلاٹوں کی حفاظت

ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کے لئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ رجسٹری کے بعد انتقال کے اندراج کے بعد اب موقع پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چار دیواری تعمیر کریں۔ بدوں قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے۔ اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر صاحب عمومی سے رابطہ فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

مجالس کے 228 خدام نے ان مقابلہ جات میں شرکت کی تھی امسال اس تعداد میں اضافہ ہوا اور پاکستان بھر کے 40 اضلاع کی 123 مجالس کے 329 خدام نے شرکت کی۔ امسال ان مقابلہ جات کی خاص بات یہ تھی کہ پہلی مرتبہ شرکاء کی رجسٹریشن کمپیوٹرائزڈ کی گئی اور جو کارڈ ایشو کئے گئے ان پر تصاویر بھی پرنٹ کی گئیں۔ 23 مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں محترم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم فرمائے۔ ان مقابلہ جات کے معیار عام میں مجموعی طور پر اول مکرم شیراز جمیل احمد صاحب آف کراچی رہے اور معیار خاص میں مجموعی طور پر مکرم خالد احمد بلوچ صاحب آف ربوہ نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ بہتر نمائندگی اور عمدہ کارکردگی کی وجہ سے مجموعی طور پر مجلس ربوہ نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ محترم مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب میں خدام کو اپنا تعلیمی معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کیا جائے۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد شرکاء اور مہمانان کو ظہرانہ دیا گیا۔

بقیہ صفحہ 1

☆محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کے بعد 11 دسمبر 1997ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صدر صدر انجمن احمدیہ کا اہم عہدہ سپرد کیا تا وفات آپ اس عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔

نصف صدی سے زائد عرصہ میں آپ کو نہایت اہم فرائض سرانجام دینے کا موقع ملا۔ آپ کا خدمت دین سے بھرپور وقف بلاشبہ خلافت سے وابستگی نظام سلسلہ کی اطاعت اور انتھک محنت کا آئینہ دار ہے۔

اہلیہ و اولاد

آپ کی اہلیہ صاحبہ کا نام محترمہ مشتاق زہرہ صاحبہ بنت محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب آف دھرگ میانہ نارووال ہے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ محترم منیر احمد صاحب باجوہ امریکہ
2۔ محترم نصیر احمد صاحب باجوہ امریکہ
3۔ محترمہ فریدہ جمیل صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری شفقت محمود صاحب اسلام آباد۔
4۔ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ محترم سہیل احمد صاحب لاہور
5۔ محترم ڈاکٹر ظہیر احمد صاحب باجوہ واقف زندگی مقیم واشنگٹن امریکہ۔

اللہ تعالیٰ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات سے نوازے آپ کی کمی کو اپنے فضل سے پورا فرمائے۔ اہلیہ صاحبہ اولاد اور دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اعلان داخلہ

الصادق ماڈرن اکیڈمی میں جونیئر، سینئر، نرسری اور پریپ کلاسز کا داخلہ برائے سال 03-2002ء 25 فروری سوموار سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں ختم ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔ 3 مارچ 2002ء سے نئے سال کی کلاسیں شروع ہو جائیں گی۔
نوٹ:۔ پرائمری سیکشن کے لئے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم بی۔اے بی۔ایس۔سی ہونی چاہئے۔
مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ
فون 211637

اکسیر اولاد نرینہ

مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 فیکس 213966

خوشخبری

ربوہ سے لاہور (نشی ہینو) نہایت آرام دہ
صرف 2 گھنٹے میں لاہور انشاء اللہ
بس سٹاپ سے روانگی پہلا ٹائم صبح 6:00 بجے واپسی صبح 9:30 بجے لاہور سے۔ دوسرا ٹائم بس سٹاپ سے روانگی 1:30 بجے دوپہر واپسی 4:30 بجے لاہور سے۔ کرایہ -/65 روپے
رابطہ ربوہ گڈز بس سٹاپ
فون 214222 211222

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:۔ غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

احباب جماعت کو ڈیجیٹل ریسیورز نہایت مناسب قیمت پر مہیا کئے جا رہے ہیں۔ بہترین کوالٹی شاندار رزلٹ فٹنگ اور مشورہ کیلئے
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون (04524) 213123-211274

پروفیسر سعید اللہ خان
ایم۔اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر، دمہ، کینسر، بلڈ پریشر، تپ دق، السر، ایگزیما، نرینہ اولاد، لیکوریا، نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کے لئے رابطہ فرمائیں
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3۔ فون 213207

آپ کا تعاون۔ آپ کی سہولت۔ آپ کا فائدہ۔ ہماری بنی ہوئی کاپیاں استعمال کریں
ESTD-1942
ظفر بک ڈپو
بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
اردو بازار سرگودھا فون 0451-716088

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
ربوہ میں بڑا مرکز ہومیو پیتھی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون: 213156 فیکس: 212299

مشورہ مفت
دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ۔
فون نمبر 213218

چاندی میں ایس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

HERCULES
Reliable Products for your Vehicle
TIN PACK

مینوفیکچرر
آئل فلٹر
پٹہ کمانی سیلنسر بکس
وسلنسر پائپ اور
ربڑ پارٹس
ہرکولیس آئل فلٹر
میاں بھائی
طالب دعا
میاں عبداللطیف۔ میاں عبدالماجد
کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور
Ph: 042-7932514-5-6
Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کار ڈبل ٹیبل ڈائز۔ کیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
☎ 042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

داخلہ جاری ہے
زبردست معیار تعلیم کے خواہاں والدین کے لئے
نیو ملینیم اسکالرز
چونڈہ سیالکوٹ
مکمل انگلش اور اردو میڈیم (نرسری تا دہم)
ہاسٹل کی سہولت کے ساتھ
فون آفس: 04364-21813

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔61